Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۳ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۷ ظہور ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۷ اگست ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۹۴

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اپنے نفسوں کا تزکیہ کرنے کے لئے آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بغض، حسد اور کینہ نہ رکھو غیبت سے بالکل الگ رہو

ارشاد باری تعالیٰ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا ۝ (الشمس آیت ۱۰، ۱۱)

ترجمہ: پس جس نے اس (نفس) کو پاک کیا وہ تو (سمجھو کہ) اپنے مقصود کو پا گیا۔ اور جس نے اسے (مٹی میں) گاڑ دیا (سمجھو کہ) وہ نامراد ہو گیا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ .... اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

(الجامع الترمذی ۔ ابواب الدعوات)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات میں دعا فرمایا کرتے تھے .... اے میرے اللہ! میری خطاؤں کو ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈک سے دھو دے اور میرے دل سے خطاؤں کو ایسے ہی صاف کر دے جس طرح (ایک) سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ویسے ہی دوری پیدا کر جیسا کہ تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری پیدا کی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا ۝ جس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا اور خائب اور خاسر ہو گیا وہ شخص جو اس سے محروم رہا۔ اب تم لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ تزکیۂ نفس کس کو کہا جاتا ہے۔ سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہیئے اور اُس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہیئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے الگ ہو جانا چاہیئے .... تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ۔ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔"

روحانی خزائن جلد دہم صفحہ ۵۴۲، ۵۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۳۰ رمضان ۱۳۹۹ھ (مطابق ۲۴ اگست ۱۹۷۹ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے رمضان المبارک کی برکات اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق کی روشنی میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی کما حقہٗ ادائیگی کے سلسلہ میں ان کے بعض اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سالِ رواں کے ماہِ رمضان کا یہ آخری جمعہ اور آخری روزہ ہے۔ رمضان آج ختم ہو رہا ہے لیکن رمضان کی ذمہ داریاں اور برکات ختم نہیں ہوئیں اور نہ وہ کبھی ختم ہوتی ہیں۔ وہ سارا سال جاری رہتی ہیں۔ یہ مہینہ ایک قسم کا ریفریشر کورس ہے۔ رمضان میں ایک مومن کے لئے بہت سے اسباق مضمر ہوتے ہیں۔ اس میں اسے عادت ڈالی جاتی ہے کہ وہ ان اسباق کو بھولے گا نہیں بلکہ رمضان کے بعد بھی ان پر عمل پیرا رہے گا۔

برکات رمضان کے تسلسل کے کبھی منقطع نہ ہونے کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا رمضان ایک انتہائی ہمہ گیر اور ہمہ پہلو مجاہدہ کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ اول تو اس میں پورے ماہ روزے رکھے جاتے ہیں، بکثرت نوافل ادا کئے جاتے ہیں، کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے، دعائیں بھی بڑی کثرت سے کی جاتی ہیں، صدقہ و خیرات بھی معمول سے زیادہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک طرف خدمت کے جذبہ کو ابھارا جاتا ہے اور دوسری طرف تزکیۂ نفس اور ماحول کی تربیت

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر ... ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ر شوال ۱۳۹۹ھ
۲۷ر ظہور ۱۳۵۸ہش
۲۷ر اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی خواہشات کی تہذیب و تعدیل کا قرآنی طریق

انسان جس چیز کو پسند کرتا ہے بالطبع اُس کی کثرت اور فراوانی کا خواہاں ہوتا ہے۔ اگر کسی کو مال پسند ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اُس کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال ہو۔ اِسی طرح اگر کسی کے نزدیک قوت و اقتدار اور جاہ وحشمت کا مالک ہونا خوشی و راحت کا موجب ہے تو اُس کی تمنّا یہی ہوتی ہے کہ اُس کی قوت و طاقت اور جاہ وحشمت میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے اور اِس میں کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ الغرض انسان مرغوب و دل پسند اشیاء کی کثرت پر جان دیتا ہے اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی اُدھیڑ بُن میں لگا رہتا ہے۔ یہ خواہش اسے از حد لالچی اور حریص بنا چھوڑتی ہے۔

اسلام نے انسان کی اِس خواہش کا احترام تو کیا ہے لیکن اُس کی اِس رنگ میں تہذیب و تعدیل کی ہے کہ یہ خواہش جائز حدود سے تجاوز کر کے اسے لالچی اور حریص نہ بنا سکے اور وہ اپنی پسندیدہ چیزوں کے حصول میں دوسروں پر ظلم کا مرتکب نہ ہو سکے۔ چنانچہ انسان کی اِس خواہش کو جائز حدود کے اندر رکھنے کے لئے اُس نے سب سے اہم پابندی یہ عائد کی ہے کہ انسان جس چیز کی خواہش کرے وہ حلال اور طیّب ہو اور اُسکے حصول کے لئے جو ذرائع وہ اختیار کرے وہ بھی حلال اور طیّب ہوں۔ یہ قید ایسی زبردست اور پُر حکمت قید ہے کہ انسان نہ تو حرام چیزوں کی طرف راغب ہو سکتا ہے اور نہ حلال اور طیّب چیزوں کے حصول میں ناجائز اور حرام ذرائع اختیار کرنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ اِس طرح وہ ہر قسم کے ظلم و تعدی اور حرص و آز سے کُلّی طور پر محفوظ ہو جاتا ہے۔

جہاں تک صرف حلال اور طیّب چیزیں حلال اور طیّب ذرائع سے حاصل کرنے اور انہیں استعمال میں لانے کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

(البقرہ آیت ۱۶۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اُس میں سے جو کچھ حلال اور پاکیزہ ہے (اسے) کھاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو، وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی طرح لوگوں کو حرام اور ناپاک چیزوں کی چاٹ لگا دے تا کہ وہ حلال اور طیّب چیزوں کو چھوڑ کر ان چیزوں کے حصول میں لگ جائیں جنہیں خدا تعالیٰ نے ناجائز قرار دیا ہے اور جو ہیں بھی ناپاک وہ انہیں ان کے حصول کے لئے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر اُکساتا ہے۔ ناجائز ذرائع اختیار کرنے کے نتیجہ میں حلال چیزیں بھی ناجائز اور ناپاک ہو جاتی ہیں اور پھر وہ ناجائز ذرائع اختیار کرنے کے نتیجہ میں آسانی سے اور بہت وافر مقدار میں دستیاب ہو جاتی ہیں۔ اِس طرح انسان ناجائز ذرائع اختیار کرنے اور دولت جمع کرنے کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حصولِ دولت کے ناجائز ذرائع سے بچنے اور ناجائز و ناپاک دولت جمع کرنے سے دامن بچانے کا طریق یہ بتایا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور اسے کسی حال میں بھی نہ چھوڑیں۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ناجائز اور ناپاک چیزوں کی کثرت انہیں اپنی طرف مائل نہیں کر سکے گی اور وہ حلال اور طیّب چیزوں پر ہی خواہ وہ کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہوں قناعت کرنے کے عادی ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ضمن میں تقویٰ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(المائدہ آیت ۱۰۱)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے ناپاک (چیز) پاک (چیز) کے برابر نہیں ہو سکتی خواہ تمہیں ناپاک کی فراوانی کتنی ہی پسند ہو۔ پس اے عقلمندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم بامراد ہو جاؤ۔

(باقی صــ پر)

ہم ربِّ محمدؐ کو شب بھر رو رو کے پکارا کرتے ہیں

پُوچھے جو کوئی اب دُنیا میں ہم کیسے گزارا کرتے ہیں
اپنوں کے ستم غیروں کی جفا کس طرح گوارا کرتے ہیں

کہہ دو یہ اُسے لبریز کبھی ہو جائے جو صبر کا پیمانہ
ہم ربِّ محمدؐ کو شب بھر رو رو کے پکارا کرتے ہیں

اپنوں کے مظالم کے قصّے غیروں کے تغافل کے شکوے
ہم نوکِ زباں پر لائے بنا سب ہنس کے گوارا کرتے ہیں

ہوں عُسر و مصیبت کی گھڑیاں یا یُسر و مسرّت کے لمحے
ہم خونِ جگر سے نقشِ وفا ہر آن سنوارا کرتے ہیں

ہم دِل سے دعائیں دیتے ہیں سُن سُن کے گالیاں صبح و مسا
اللہ کی خاطر ہر دُکھ اور ہر درد سہارا کرتے ہیں

یہ شور و فُغاں، دشنام دہی سُنتا ہے سبھی وہ یارِ نہاں
سب جس کو عزیز و غالب کے ناموں سے پکارا کرتے ہیں

کامل نہ سہی عشق اپنا مگر اُس دلبرِ جانی کی خاطر
جب جان کی بازی لگتی ہے ہم جان بھی ہارا کرتے ہیں

دوزخ کے خوف و خطر سے نہیں اور خُلد کے لالچ میں بھی نہیں
جو کچھ بھی یہاں ہم کرتے ہیں، صد شکر، خدارا کرتے ہیں

جب سارا زمانہ سوتا ہے اور ہُو کا عالم ہوتا ہے
وہ چرخ سے خود نیچے آ کر دُنیا کا نظارا کرتے ہیں

توبہ کی درخشاں راتوں میں مسند پہ نُور کی بیٹھ کے پھر
سجدوں میں گرے بندوں کیلئے بخشش کا اشارا کرتے ہیں

اِک اشکِ ندامت دیکھ کے بس ہو جاتے ہیں مائل بہ کرم
بگڑے ہوئے کام ہمارے پھر وہ آپ سنوارا کرتے ہیں

گہہ دُور رہی دُور سے وقتِ سحر باہم سرگوشیاں ہوتی ہیں
دل ان کو صدائیں دیتا ہے وہ دل کو پکارا کرتے ہیں

صدیق فدا ہو جن پہ تم اور جن کی خاطر جیتے ہو
بدنام یونہی ہر محفل میں وہ نام تمہارا کرتے ہیں

(محمد صدیق امرتسری ——— ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا حضرت مسیح جاپان میں آئے تھے؟

جاپان میں کسر صلیب کی ریسرچ

مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور

(۲)

مصنفین کے نزدیک یہ بھی امکان ہے کہ چین سے حضرت مسیح جاپان میں آئے ہوں۔ لکھتے ہیں:۔

"اس قسم کی خبریں ملتی ہیں کہ یسوع کئی دفعہ جاپان میں وارد ہوئے۔ قرونِ اولیٰ میں شاہراہ ابریشم جنوبی چین کو قطع کرتی ہوئی اس سمندر کے ساحل تک جاتی تھی۔ جہاں سے بحری جہازوں میں جاپان لوگ آیا جایا کرتے۔ یسوع اسی راستے جاپان گئے لیکن ہر دفعہ وہ کشمیر میں لوٹ آئے۔ جاپان میں پرانے نوشتے جو کہ آج بھی باقی ہیں بتاتے ہیں کہ یسوع ایک سیاح نبی تھے۔"

اسی تسلسل میں لکھتے ہیں:۔

"۱۹۷۰-۷۱ء میں کشفی مسیح کی تحقیق جب ساری دنیا میں مشہور ہوئی کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اس وقت جاپان کے بین الاقوامی ذرائع نے یہ انکشاف کیا کہ جاپان میں بھی کچھ اس قسم کی روایات موجود ہے کہ یسوع ایک سو چھ سال کی عمر میں دوسری دفعہ جاپان آئے تھے۔ یہ خبر لندن ٹائمز اور نیویارک ٹائمز میں شائع ہو کر مشہور ہوئی۔ جاپان میں تاریخی دستاویزات بھی موجود ہیں۔ جس میں حضرت مسیح کی ایشیائی زندگی پر روشنی پڑتی ہے۔ جو کہ انہوں نے صلیب کے بعد بسر کی۔"

(صفحہ ۲۹ کتاب مذکورہ)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ جاپان میں ایک روایت یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت مسیح جاپان جاتے رہے۔ لیکن ہر دفعہ جاپان سے کشمیر میں لوٹ آتے اور اس سے ظاہر ہے جاپان میں وفات والی روایات درست نہیں۔ ان کے انجام کے لئے ہمیں کشمیر کی طرف دیکھنا ہوگا:۔

جاپان میں مسیح کی کہانی

اب سوال یہ ہے کہ قرونِ اولیٰ میں مسیح کی کہانی جاپان میں کیسے پہنچ گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چین کے صوبہ ہونان میں دوسری صدی قبل مسیح میں بنی اسرائیل کا ایک طائفہ پہنچ گیا تھا ہونان کے دارالحکومت کائی فنگ میں بنی اسرائیل کی ایک نوآبادی تھی۔ وہاں انہوں نے ایک شاندار ہیکل بنایا ہوا تھا۔ اس ہیکل کے کتبے کے آثار قرطبہ سے مل چکے ہیں۔ ہیکل کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ چین نے بنی اسرائیل کو پوری مذہبی آزادی اور ہر طرح کی مراعات دے رکھی تھیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ توما حواری اس نوآبادی میں آئے تھے۔ اور یہاں کے لوگ حضرت مسیح کے دامن سے وابستہ ہو گئے تھے۔ ہونان کے شمال مشرق میں ساحل چین میں وہاں سے جاپان میں آمد و رفت عام تھی۔ ہونان کے بنی اسرائیل تاجر تھے۔ جاپان میں ان کا آنا جانا تھا۔ انہی کے توسط سے اغلباً حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور سیاحت دور دراز کی روایات جاپان میں مشہور ہوئی میرے نزدیک ضروری نہیں کہ حضرت مسیح خود جاپان آئے ہوں۔

تاریخی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے شاگرد توما کے ہمراہ چین میں گھومتے رہے۔ کیونکہ چین میں بنی اسرائیل جگہ جگہ موجود تھے۔ چین سے جاپان میں بایں صورت یہ روایت پہنچی کہ صلیب سے نجات پاکر پیغمبر یروشلم ایشیا میں سیاحت کرتے رہے اور عمر طویل پائی اور فوت ہو گئے۔ بعد ازاں لوگوں نے وہاں ایک مزار بنالیا۔ اس طرح یہ روایت ارتقاء پذیر ہوئی۔

چین میں بنی اسرائیل

چین میں بنی اسرائیل سنکیانگ اور ہونان میں آباد ہوئے۔ یسعیاہ ثانی کے صحیفہ میں ہے کہ بنی اسرائیل مشرق میں سینیم (ارض چین) تک منتشر ہوئے۔

(یسعیاہ ۴۹/۱۱)

آرمینی کلیسیا کی ثقہ اور مستند تحریرات میں ہے کہ

"مدراس کے نواح میں مائیلاپور میں توما شہید ہوئے اس سے پہلے وہ چین میں انجیل کی منادی کے لئے گئے تھے"

(دی چائنا اینڈ دی کراس از ایبوس صفحہ ۱)

ایک پرانا حوالہ ملاحظہ ہو جو کہ خانقاہ توما کی لائبریری کا حاصل ہے۔

"توما کے ذریعہ آسمانی بادشاہت کی طاقت پرواز کی تو وہ چین تک اڑ کر پہنچ گئی۔"

(چین اینڈ دی کراس صفحہ ۱۲۰)

تیسری صدی کے آخر میں ARNOBIUS لکھتا ہے۔

"اہل چین میں سے بعض لوگ کلیسیا کی آغوش میں آسودہ ہوئے" (ایضاً صفحہ ۱۳)

جنوبی چین کے دریائے زرد والے حصہ ہونان کے شہر کائی فنگ میں یہود چین کا ایک کتبہ ملا ہے۔ عبارت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"آدم پہلے بشر تھے، ابراہیم ہمارے دین کے موسس پھر موسیٰ نے شریعت اور صحیفے دئے"

ہونان کے صدر مقام میں ایک کتبہ لکھوایا گیا۔ یہاں یہودیوں کا ہیکل تھا۔ اسی ہیکل میں چین کے ایک بادشاہ کا کتبہ کندہ ہے۔

"تم لوگ ہمارے وطن چین میں آئے ہو اپنے آباؤ اجداد کے مسلک کی تقدیس کرو اپنی شرائع کی حفاظت کرو۔"

Pictorial History of Jewish People 1954 Page 243-223 by Northern Ausubel

چین میں بنی اسرائیل دوسری صدی قبل مسیح میں وارد ہوئے تھے۔ صوبہ ہونان کے صدر مقام کائی فنگ میں آباد ہوئے۔ یہاں ان کی نوآبادی تھی۔ حکومت کمال درجہ روادار تھی۔ یہاں ہیکل تعمیر ہوئی کتبے کندہ ہوئے اندریں صورت حضرت مسیح اور توما کا چین میں آنا قرین قیاس ہے صوبہ ہونان شاہراہ ابریشم پر ہے۔ یہاں سے ساحل چین تک رستہ جاتا ہے۔ اس لئے کوئی بعید نہیں تجارتی بنی اسرائیل کا کوئی قافلہ شمالی جاپان تک پہنچ گیا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ بنی اسرائیل بخت نصر کے حادثہ میں متفرق ہو کر بلاد ہند، کشمیر، تبت اور چین کی طرف چلے آئے تھے۔ اس لئے مسیح علیہ السلام نے انہی ملکوں کی طرف ہجرت کرنا ضروری سمجھا"

(راز حقیقت صفحہ ۱۰)

ادبار سے بچنے کا طریق

"اگر ہم چاہتے ہیں کہ قعر ذلت میں گرنے سے محفوظ رہیں تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کو حرزِ جان بنائیں۔ خود بھی اس کے نور سے منور ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی اس نعمت سے حصہ دلانے میں غفلت نہ برتیں۔"

ایک طریق اس نعمت سے متمتع ہونے کا یہ ہے کہ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانوں میں آپ پوری کے ساتھ شامل ہوں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علالت و وفات

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحت عام طور پر بہت اچھی تھی۔ سن ۶ ہجری میں بھوک کی کمی کی وجہ سے آپ کی صحت پر کچھ اثر پڑا۔ اور سن ۷ ہجری میں آپ کو گوشت کے ساتھ زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ لیکن پھر بھی آپ بالعموم باصحت رہے۔

حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم ساٹھ سال سے تجاوز کر رہے تھے کہ بہت بیمار ہو گئے۔ اس وجہ سے راتوں کی نیند بھی کم ہو گئی۔ ان دنوں ایک روایت کے مطابق حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو موہبہ سے فرمایا۔ اے ابو موہبہ مجھے اس دنیا کی چابی بخشی گئی ہے۔ اور جنت کی چابی بھی کہ ایک کا انتخاب کر لوں تب ابو موہبہ کہتے ہیں حضورؐ پر جان قربان آپ دونوں کیوں نہیں رکھ لیتے۔ اس دنیا کی چابی بھی اور جنت بھی۔ لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں خدا کی قسم اے موہبہ میں نے جنت کو اور خدا تعالیٰ سے دائمی ملاقات کو پسند کیا ہے۔

اگلے دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ اپنے سر کو پکڑے بیٹھی ہیں جس میں سخت درد تھا اس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہؓ! میرے اپنے سر میں درد کی شدت ہے۔ پھر بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دن بھر کے کام کی نگرانی کی۔ اپنی بیویوں سے ملے خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ شام ہوتے ہوتے سر درد کی شدت لوٹ آئی۔ اس وقت حضورؐ حضرت میمونہؓ کے ہاں تھے۔ فرمایا۔ (حضرت) عائشہؓ کے ہاں جانا ہے۔ اس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کپڑے سے مضبوط کر کے باندھا اور (حضرت) علیؓ ابن طالب اور (حضرت) عباسؓ چچا کے کندھوں کا سہارا لیا۔ ٹانگیں جواب دے رہی تھیں۔ لیکن کندھوں پر جھکے ہوئے چلے۔ بالآخر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں پہنچے۔ اور لیٹ گئے۔

سر درد کی شدت کے ساتھ ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بخار ہو گیا اور اس قدر تیز کہ سارے جسم میں سخت حرارت تھی۔ لیکن جب بخار ہلکا ہوتا تو مسجد میں جاتے اور نماز پڑھاتے۔

ایک دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو فرمایا کہ سات مشکوں میں مختلف کنوؤں کا پانی منگوایا جائے اور آپ نے غسل فرمانے کی خواہش کی۔ اس وقت آپ اس ٹب میں تھے جو حضرت حفصہؓ کا تھا۔ چنانچہ نہانے کے بعد کپڑے بدلے۔ سر کو کپڑے سے باندھا اور مسجد میں تشریف لے گئے۔

حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت میں سے انتخاب کے لئے کہا گیا ہے۔ اور حضورؐ نے آخرت کے انتخاب کے بارے میں بتایا۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ آپ پر ہماری اور ہمارے بیوی بچوں کی جانیں قربان۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نرمی سے فرمایا۔ ابوبکر۔ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پھر فرمایا کہ مسجد میں آنے کا صرف وہ دروازہ کھلا رکھیں۔ جو حضرت ابوبکرؓ کے حجرے کو جاتا ہے۔ باقی تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔

نماز کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں واپس آ گئے۔ سخت نڈھال تھے لیٹ گئے۔ اگلے دن حضور مسجد میں نماز کے لئے جانا چاہتے تھے۔ لیکن بستر سے اٹھ نہ سکے۔ اور حکم دیا کہ (حضرت) ابوبکرؓ نماز پڑھائیں۔

ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نظر نہ آئے تو حضرت عمرؓ سے فرمایا آپ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے امامت کی۔ حضرت عمرؓ کی آواز میں جوش تھا اور زور تھا۔ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کانوں میں آواز پہنچی۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے! ابوبکر کہاں ہیں۔ ابوبکر کہاں ہیں؟ خدا تعالیٰ اور اس کے ماننے والے اس بات پر رضامند نہ ہوں گے کہ ابوبکرؓ کے علاوہ ان کا کوئی امام ہو۔ اس ارشاد سے بعض صحابہؓ سمجھے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فی الواقعہ حضرت ابوبکرؓ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے با تصریح جانشین مقرر نہیں فرمایا بلکہ خدا کے ماننے والے سوائے حضرت ابوبکرؓ کے کسی اور کی امامت پر راضی نہ ہونے کے ارشاد سے یہ استنباط یقینی ہے۔ کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ یقین تھا کہ آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ ہی آپ کے جانشین ہوں گے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سردرد بڑھتی رہی۔ اس سے بخار کی شدت میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ بعض اوقات تو کمبل کے اوپر سے بھی حرارت کا پتہ چل جاتا تھا۔ (حضرت) فاطمہ ایک ہی بچہ تھیں جو زندہ تھیں۔ اپنے مقتدر باپ کی تیمارداری کے لئے تشریف لایا کرتیں جب وہ کمرے میں تشریف لاتیں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم پکار کر بلاتے۔ چومتے اور اس جگہ بٹھاتے جہاں خود تشریف فرما ہوا کرتے۔ ایک دن آئیں تو فرمانے لگے خوش خوش آؤ میری بیٹی لیکن اس بار حضرت فاطمہؓ نے انہیں چوما۔ آپ نے انہیں اپنے بستر پر بیٹھنے کو فرمایا اور کچھ آہستہ سے بات ان کے کان میں کی۔ جس پر پہلے حضرت فاطمہؓ کی چیخ نکل گئی۔ لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد مسکرانے لگ گئیں۔ حضرت عائشہؓ چاہتی تھیں کہ انہیں پتہ لگے کہ کیا بات ہوئی۔ لیکن حضرت فاطمہؓ بتاتی نہیں تھیں بہت بعد آپ نے بتایا کہ چیخ اس لئے اٹھی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنے اس دنیا سے رخت سفر باندھنے کا ذکر کیا تھا اور پھر مسکرانے اس لئے لگیں تھیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خاندان میں سب سے پہلے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر ملیں گی۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم کی حرارت بڑھتی رہی کبھی کبھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم ٹھنڈے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالتے کبھی ٹھنڈا پانی لے کر چہرے مبارک پر ڈالتے کبھی کبھی درد میں اضافہ ہو جاتا۔ آپ نے (حضرت) فاطمہؓ کو کہتے سنا۔ اُف کس قدر درد ہے جو میرے باپ کو ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا۔ تمہارے باپ کو آج کے دن کے بعد کوئی درد محسوس نہ ہو گی۔ اس وقت گھر میں سات دینار تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منگوائے مٹھی میں لئے۔ اور فرمانے لگے۔

"محمدؐ کا کیا بنے گا اگر اس حالت میں خدا تعالیٰ سے ملاقات ہوئی"

تب وہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی گئی۔

رات بڑے آرام سے گزری۔ ایسا لگتا تھا کہ بخار ختم ہو گیا ہے۔ صبح نماز کے لئے مسجد میں رونق افروز ہوئے۔ لیکن سر کپڑے سے باندھا ہوا تھا سہارا لئے حضرت علیؓ بن طالب اور حضرت فضل بن عباسؓ کے کندھوں پر جھکے مسجد میں پہنچے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے، صحابہؓ راستہ دیتے رہے اور حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد پر اس قدر مسرت کا اظہار کر رہے تھے کہ ڈر تھا کہ نماز ٹوٹ جاتی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے تلاوت ذرا بلند آواز سے شروع کر دی۔ تاکہ نماز جاری رہے۔ اس پر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے۔ تو حضرت ابوبکرؓ ذرا کھسکے کہ امامت کی جگہ سے ہٹ جائیں۔ لیکن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی جگہ پر کھڑا کر دیا۔ جیسے فرمایا ہو کہ امامت کراؤ۔ آپ حضرت ابوبکرؓ کے قریب بیٹھ گئے اور بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔

نماز کے بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام حاضرین سے آہستہ لیکن معمول کے مطابق صاف و شیریں زبان میں گفتگو کی صحابہؓ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ سب سمجھ گئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم رو بصحت ہو گئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ بھی آگے آئے اور کہا اے نبی اللہ بظاہر ہے۔ اللہ نے آپ کو صحت دے دی ہے۔ اس موقعہ کے مطابق میں نے خارجہؓ (اپنی اہلیہ محترمہ) کی بیٹی سے وعدہ کیا تھا کہ اس وقت ان کے ہاں جاؤں گا۔ آپ سے اجازت کی درخواست ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے۔ تمام صحابہؓ خوشی سے سرشار تھے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم واپس حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تشریف لے آئے انکو بہت [illegible] حضرت عائشہؓ (رضی اللہ عنہا) نے سہارا دیا۔ جس حالت کو صحت خیال کیا تھا۔

وہ سفرِ آخرت کیلئے افاقہ ثابت ہوا۔ حالت پھر دگرگوں ہونی شروع ہو گئی۔ ایک روایت کے مطابق ۸ جون ۶۳۲ء عرب کا گرم تر دن تھا۔ آپؐ نے ٹھنڈے پانی کا برتن منگوایا اس میں ہاتھ ڈالے اور چہرے پر ٹھنڈے پانی سے مسح کیا۔ اس وقت ایک شخص کے ہاتھ میں مسواک دیکھی۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے دانتوں سے اس مسواک کو نرم کیا۔ پھر حضورؐ نے مسواک کی۔ ایک روایت کے مطابق آخری دم حضرت عائشہؓ کی گود میں سر مبارک تھا۔ کچھ آپ نے ایسے فرمایا: وصال و قربِ جنت: یہ وہی انتخاب تھا جو آپؐ نے پسند فرمایا تھا کہ دنیا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا قرب و وصال و جنت اور یوں جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

حضرت عائشہؓ نے سرِ مبارک کو سرہانے پر رکھ دیا اور افسردہ و غمناک خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو گئیں۔ مسجد میں حضرت عائشہؓ کے حجرے سے خواتین کے رونے کی آواز آئی تو صحابہؓ کی حیرانی و پریشانی کا اندازہ نہیں تھا چونکہ صبح کی نماز کے وقت صحابہؓ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو باصحت و بشاش بشاش دیکھا تھا۔

حضرت عمرؓ تیزی سے حضرت عائشہؓ کے حجرے میں پہونچے۔ چہرۂ مبارک سے کپڑا ہٹایا تو کامل سکوت سے سمجھے کہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر اپنی حالت میں واپس آجائیں گے۔ حضرت مغیرہؓ نے حضرت عمرؓ کو کرب ناک حقیقت سے آگاہ کرنے کی سعی حاصل کی لیکن حضرت عمرؓ غصے میں تھے کہ غلط کہتے ہو۔ قدرے تکرار سے دونوں مسجد میں پہنچے۔ حضرت عمرؓ بلند آواز سے کہہ رہے تھے کہ کچھ ناواقف لوگ کہہ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے رسولؐ فوت ہو گئے ہیں لیکن وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے ربّ سے ملاقات کے لئے گئے ہیں اور جلد ہی واپس آجائیں گے۔ اگر کسی شخص نے یہ افواہ اڑائی کہ محمدؐ فوت ہو گئے ہیں تو میں اپنے اس ہاتھ سے جس میں تلوار تھی اس شخص کے بازو کاٹ دوں گا اور ٹانگیں توڑ دوں گا۔

صحابہؓ پر عجیب کشمکش کا عالم طاری تھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عارضی طور پر دنیا سے گئے ہیں اور جلد ہی واپس آجائیں گے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے ہیں اور ان کا چہرہ مبارک پھر کبھی دیکھنے کو نہیں ملے گا اور آپؐ اللہ کے وصال سے محظوظ ہوتے رہیں گے۔ بہت سے صحابہؓ حضرت عمرؓ کے ہمنوا ہو رہے تھے لیکن حجرے سے خواتینِ مبارکہ کے رونے کی آوازیں متواتر آ رہی تھیں۔

اس وقت حضرت ابوبکرؓ مسجد میں پہنچ گئے اور دیکھا کہ حضرت عمرؓ صحابہ سے خطاب کر رہے ہیں لیکن آپ سیدھے حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ مبارک ایک کونے میں پڑا ہوا ہے اور اس پر لکیروں والا کپڑا پڑا ہے۔ پاس تشریف لے گئے۔ کپڑا اٹھایا۔ چہرۂ مبارک کو بوسہ دیا اور کہنے لگے آپ اس وقت بھی کس قدر مطمئن اور پرسکون ہیں۔ اسی طرح جب کہ آپؐ زندہ تھے۔ اب جب کہ آپؐ فوت ہو گئے ہیں تب بھی آپؐ پرسکون اور مطمئن ہیں۔ تب آپؓ نے سرِ مبارک ہاتھ میں لیا اور چہرہ مبارک کو غور سے دیکھا لیکن دنیوی زندگی کے کوئی آثار نہ دیکھے۔ تب آپؓ نے سر مبارک واپس رکھ دیا اور کہا میں آپؐ کے لئے کیا قربان نہ کر دیتا لیکن موت جو ہر ذی روح کو آنی ہے آپؐ اس سے ہمکنار ہو گئے ہیں۔ اب کوئی موت نہیں جو آپ کو آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سرِ مبارک اور جسمِ مطہر پھر اسی لکیروں والے کپڑے سے ڈھانپ دیا اور سیدھے مسجد میں آ گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ بار بار کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ صحابہؓ کے جھرمٹ میں سے حضرت ابوبکرؓ نکل کر منبر کے قریب پہونچنا چاہتے تھے۔ صحابہؓ راستہ دے رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کے قریب پہونچ کر نرمی سے کہا: اے عمر! خاموش ہو جائیں۔ لیکن حضرت عمرؓ خاموش نہ ہوئے اور بار بار جوشِ محبت میں اپنی بات کہتے رہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے صحابہؓ کو اشارہ کیا جس سے صحابہؓ سمجھ گئے کہ ان سے حضرت ابوبکرؓ خطاب کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عمرؓ کے قریب سے ہٹ کر حضرت ابوبکرؓ کے گرد جمع ہونے لگے حضرت عمرؓ بھی اس وقت حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کا شکر ادا کرنے کے بعد قرآن کریم کی آیات تلاوت کیں:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
(۳-۱۴۵)

"اور محمدؐ صرف ایک رسول ہیں۔ اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائے وہ اللہ تعالیٰ کا ہرگز کچھ نقصان نہیں کر سکتا اور اللہ تم شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دے گا۔"

جونہی حضرت ابوبکرؓ نے ان آیات کی تلاوت ختم کی حضرت عمرؓ کی تلوار ہاتھ سے گر گئی اور وہ خود زمین پر گر گئے۔ اس بات کے احساس سے کہ خدا تعالیٰ کے رسولؐ فوت ہو گئے ہیں ان پر کیفیت طاری ہو گئی۔ باقی صحابہؓ بھی اس خطاب سے بہت عجیب طریقے سے متاثر ہوئے انہیں احساس ہوا کہ ان آیات کی تلاوت انہوں نے پہلے بھی کی تھی لیکن وہ ایک طرح سے بھول چکے تھے اور انہیں اب سمجھ آئی ہے کہ خدا تعالیٰ اب بھی زندہ ہے لیکن باقی نبیوں کی طرح محمد رسول اللہ بھی اس دنیا میں نہیں رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری اللہ دتا صاحب چک ۲۲۳/۹-۲ ضلع بہاولنگر

(مکرم محمد اکبر صاحب معلّم وقفِ جدید)

مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال چک ۲۲۳/۹-۲ ضلع بہاولنگر ۱۹۰۲ء میں لال واڑی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ والدین کا سایہ بچپن ہی سے سر سے اٹھ گیا تھا اس لئے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ لوئر مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سکول چھوڑ دیا۔ اور زمیندارہ کام میں لگ گئے۔ بعد میں چک ۲۸۰/۸-۲ میں ایک مربع زرعی زمین حاصل کی اور وہیں رہائش اختیار کر لی اور یہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد احمدیت قبول کی۔ آپ کو بیعت کے بعد بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ ۱۹۵۳ء میں آپ کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ گاؤں میں اکیلے احمدی فرد تھے لیکن آپ احمدیت پہ قائم رہے۔ گاؤں کے قریب اور کوئی جماعت نہیں تھی، اس لئے چک ۲۲۳/۹-۲ میں نماز جمعہ ادا کرتے اور وہیں چندہ ادا کرتے ۱۹۵۷ء میں آپ نے ایک اور شخص سے اپنے رقبہ کا تبادلہ کر لیا اور چک ۲۲۳/۹-۲ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کو مقامی جماعت کا سیکرٹری مال منتخب کیا گیا۔ آپ تا وفات اسی عہدے پر کام کرتے رہے۔ یہ عاجز جب بطور معلّم وقف جدید چک ۲۲۳/۹-۲ میں آیا تو مرحوم نے از راہ شفقت میری رہائش کے لئے اپنا ذاتی مکان پیش کیا۔ جماعتی کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتے۔ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پہ ربوہ میں حاضر ہوتے۔ مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ اکثر کتب خریدتے رہتے۔ وفات کے وقت آپ کے پاس کتب کا ایک بڑا ذخیرہ تھا جو انشاء اللہ آپ کی اولاد کے کام آئے گا۔ کہیں دو احمدی افراد میں کوئی اختلاف پیدا ہوتا تو مرحوم فوراً وہاں پہنچ جاتے اور باہم صلح کروا دیتے۔ دینی مسائل اور عقائد احمدیت سے خوب واقف تھے اس لئے تربیتی اور تبلیغی گفتگو بڑی مدلل کرتے۔ طبیعت بہت سادہ تھی کیونکہ بغض اور تکبر ایسے خصائل سے بہت نفرت تھی۔ صوم و صلوٰۃ کے بڑے پابند اور مقامی جماعت کے امام الصلوٰۃ تھے۔ صرف دو گھنٹے کی علالت کے بعد ۲۹ جون ۱۹۷۹ء کو وفات پائی۔

مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اولاد کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے

قائدین مجالس!

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز جلد از جلد بھجوائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

۲

۳۹- محترمہ اہلیہ صلاح الدین صاحب آہنہ ضلع شیخوپورہ	۲۰-۰۰
۴۰- دیگر جماعت احمدیہ " " "	۱۳-۰۰
۴۱- مکرم سرفراز صاحب لطیف آباد حیدر آباد سندھ	۱۵-۰۰
۴۲- محترمہ حسن آفتاب بیگم صاحبہ راولپنڈی	۱۰۱-۰۰
۴۳- جماعت احمدیہ "	۱۴-۰۰
۴۴- مکرم عنایت اللہ صاحب چک ۱۰/۹۳ ضلع شیخوپورہ	۱۰-۰۰
۴۵- جماعت احمدیہ جھنگ صدر	۱۵-۰۰
۴۶- مکرم ملک محمد اکرم صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ	۱۸-۰۰
۴۷- " منیر الحق صاحب کراچی	۲۳-۰۰
۴۸- " سید ناصر ارتضٰی علی صاحب "	۱۰-۰۰
۴۹- " ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب "	۱۳-۰۰
۵۰- محترمہ امۃ الوحید خالدہ صاحبہ "	۱۵-۰۰
۵۱- مکرم محمد شفیق اختر صاحب دارالذکر لاہور	۱۰۰-۰۰
۵۲- " مبشر احمد صاحب "	۱۰-۰۰
۵۳- محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نیلا گنبد لاہور	۱۰۰-۰۰
۵۴- مکرم عبدالسمیع صاحب جاوید "	۵۰-۰۰
۵۵- " ملک محمد صدیق صاحب منجانب والدہ مرحومہ بھاٹی گیٹ "	۲۵-۰۰
۵۶- حمید اینڈ کمپنی راوی روڈ "	۱۰-۰۰
۵۷- محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ نعیم احمد صاحب سلطان پورہ "	۲۰-۰۰
۵۸- مکرم شیخ امیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن "	۲۵-۰۰
۵۹- محترمہ عابدہ لطیف صاحبہ بنت مرزا محمد لطیف صاحب مغل پورہ "	۱۵-۰۰
۶۰- " نبیلہ لطیف صاحبہ بنت " " " "	۱۵-۰۰
۶۱- " سمیرا لطیف صاحبہ " " " "	۲۰-۰۰
۶۲- مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب طارق " "	۱۰-۰۰
۶۳- " ملک منور احمد صاحب جاوید " "	۱۰-۰۰
۶۴- " محمد سلیم صاحب ماڈل ٹاؤن "	۱۰-۰۰
۶۵- " لطف الرحمٰن صاحب منجانب فہمیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ "	۱۵-۰۰
۶۶- دیگر احباب جماعت لاہور شہر	۳۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید - ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آتا ہے وہاں ساتھ ہی اتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا فرما رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے، انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا انتظام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی و کوشش میں برکت دے۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

انتہائی مالی قربانیوں کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجاہدین تحریک جدید سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"آؤ ہم آج عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں"

مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنی مالی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

وقف عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے، اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور تعاونوا علی البر والتقوٰی کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔ بڑا اچھا کام ہوا ہے ... لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے والے تسلسل کو چاہتی ہے۔ اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار احمدی تھا تو ایک ہزار احمدی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اندرونی ذمہ داری ہے۔ اس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آتے جا رہے ہیں۔ وہ وسعت ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا رہی ہے اور یہ ذمہ داری انسانوں کے کندھوں پر، ان انسانوں کے کندھوں پر جنہوں نے خود کو مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بشارتیں تھیں کہ اسلام اس زمانہ میں غالب آئے گا مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں گے اور اللہ کا فضل ہے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ ہر لحاظ سے قربانیاں دے رہا ہے ... وقف عارضی کے وعدے آ رہے ہیں لیکن اس تعداد میں نہیں آ رہے جس تعداد میں آنے چاہئیں۔ دوست اس طرف توجہ دیں۔" (روزنامہ الفضل ۱۲ ؍فروری ۱۹۷۹ء)

احباب جماعت اپنا عہد پورا کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تحریک وقف عارضی میں نام پیش کریں اور صدر صاحبان جماعت سال رواں کے لئے اپنا مقررہ حصہ پورا کرنے کی خاطر فارم وقف عارضی پُر کرانے کے بعد نظارت ہذا میں بھجوانے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

قائدین اضلاع و مجالس!

فارم تشخیص بجٹ، تجسید فارم، فارم انتخاب مجالس کو بھجوا دیئے گئے ہیں پُر کروا کے جلد ارسال فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تحریک جدید

یکم تا ۷؍ستمبر ۱۹۷۹ء

"ہر کوشش ہر جدّ وجہد ہر سٹرگل (STRUGGLE) اپنے کامیاب انجام تک پہنچنی چاہیئے"
(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ پاکستانی جماعتیں یکم تا ۷؍ستمبر ۱۹۷۹ء ہفتہ تحریک جدید منائیں تاکہ سالِ رواں جو اکتوبر میں اختتام پذیر ہو رہا ہے سے پہلے ہی ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ بنقد پندرہ لاکھ روپیہ (۱۵،۰۰،۰۰۰ روپے) جس کا مذکورہ بالا ارشاد میں اشارۃً ذکر ہے حاصل کر لیا جائے۔ یہ گوہرِ مقصود وصولی کو سو فیصد تک پہنچانے سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ ہفتہ کس طرح منایا جایا؟ اس سلسلہ میں ضروری ہدایات ایک سرکلر چٹھی کے ذریعہ جملہ جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اِس جدّ وجہد کو "کامیاب انجام" تک پہنچانے کے لئے ابھی سے کمر ہمّت کس لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

رپورٹ جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی نے عرصہ کے بعد ۲۴؍جولائی کو جلسہ سالانہ منعقد کیا جس میں تقریباً ۸۰۰ سے زائد خواتین و ناصرات نے شرکت کی۔ اِس جلسہ کا آغاز صبح گیارہ بجے احمدیہ ہال میں تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا پھر نظم حمدِ باری تعالیٰ پڑھی گئی۔ اس کے بعد مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ کراچی نے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا پیغام جو خاص طور پر آپ نے اس موقع کے لئے بھیجا تھا پڑھ کر سُنایا۔ بعد ازاں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔ ہر قیادت سے ایک مقررہ کو لیا گیا جنہوں نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر کیں:۔

۱۔ عشقِ رسولؐ ۲۔ مذہب کی غرض و غائت ۳۔ غیبت ۴۔ حقوق العباد
۵۔ اتحاد ۶۔ دین و دُنیا میں ترقی حاصل کرنے کے ذرائع ۷۔ فضائل قرآن
۸۔ قوانینِ قدرت رہبرِ انسان۔

پھر مختلف نظمیں خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر کا وقفہ ہوا۔ وقفے کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے علاوہ وقفہ کے دَوران ہر قیادت نے کھانے پینے کی اشیاء کے سٹال لگائے۔ اِس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں تبرکات اور نوادرات کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ وہ اشیاء بتعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کی چیدہ چیدہ شخصیتوں سے تھا نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ سلسلہ کی اہم کتب، تصاویر اور ٹکٹیں بھی پیش کی گئیں۔ نمائش کے مقابلہ میں قیادت ۲ اوّل قیادت ۴ اور قیادت ۵ دوم قرار دی گئیں۔

دَورانِ سال اب تک شعبہ مال کے تحت بہترین کارکردگی پر قیادت ۲ اوّل قیادت ۳ دوم اور قیادت ۱ سوم رہیں۔

حاضری کے لحاظ سے قیادت ۱ اوّل، قیادت ۲ دوم اور حلقہ ماڈل کالونی قیادت ۶ حلقہ نارتھ ناظم آباد قیادت ۳ خصوصی انعام کے حقدار ٹھہرے۔

مندرجہ بالا پوزیشن حاصل کرنے والی تمام قیادتوں کو انعامات دیئے گئے۔ نیز مرکز سے آئی ہوئی اسنادِ خوشنودی بھی تقسیم کی گئیں۔

المختصر یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اِس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ انسانی خواہشات کی تہذیب و تعدیل میں تقویٰ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ تقویٰ انسان کو ضبطِ نفس اور صبر و قناعت کا عادی بنا کر اسے خواہشات کی پیروی کرنے سے محفوظ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جائز خواہشات کو جائز ذرائع سے پورا کرنے میں مقررہ حدود سے تجاوز نہیں کرتا۔ اس کے نتیجہ میں دوسروں کے حقوق کے احترام اور معاشرہ میں امن اور صلاحیت و عافیت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

رمضان بھی چونکہ ضبطِ نفس اور صبر و قناعت کا عادی بنا کر مومنوں کو تقویٰ کے بنیادی وصف سے متصف کرنے آتا ہے اسی لئے یہ بھی انسانی خواہشات کی تہذیب و تعدیل کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ رمضان کو پوری شرائط کے ساتھ گذارنے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے مستفیض ہونے کے بعد مومن کا اولین فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ خواہشات کی تہذیب و تعدیل کی حفاظت کرتا چلا جائے تا وہ بعد ازاں بھی شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے سے بکلی محفوظ رہے اور صحیح معنوں میں متقی بن کر فلاح سے ہمکنار ہوتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے تا رمضان کا پیدا کردہ انقلاب ایک دائمی انقلاب ثابت ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

دُعائے مغفرت

ہمارے ایک مخلص دوست مکرم حافظ محمد عبد الباری صاحب آف نصیر آباد نزد ربوہ دو ماہ فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۲؍اگست ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت صابر و شاکر اور خود نابینا ہونے کے باوجود محنت کر کے چندہ دیتے تھے۔ ان کی نماز جنازہ ۱۳؍اگست کو صبح فجر کی نماز کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے پڑھائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ بخشے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صوفی عبد الغفور سیکرٹری مال نصیر آباد نزد ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ میری ہمشیرہ محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(احمد زمان عباسی۔ دار الصدر ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری ایک عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں آج کل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ خاکسار تمام مخلصین جماعت سے والدِ محترم کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔

(خاکسار محمد انوار الحق ربوہ)

۳۔ میری والدہ کی آنکھیں بہت زیادہ خراب ہیں ان کی آنکھوں کا اپریشن کروانا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے اور ان کو صحت دے۔

(خاکسار ظفر اللہ چک $\frac{163}{W.B}$ ضلع وہاڑی)

۴۔ میری بہو عزیزہ فرزانہ نسرین صاحبہ لاہور اہلیہ عزیزم محمد احسان الحق خان صاحب ایڈووکیٹ کی صحت کافی دنوں سے خراب چلی آ رہی ہے۔ کافی علاج کروایا گیا ہے مگر تا حال خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکی۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے۔ آمین۔

(خاکسار فیض الحق خاں۔ کوئٹہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

رمضان کے بابرکت ایام میں

مسجد مبارک ربوہ میں درسِ قرآن عظیم کے دَور کی تکمیل

آخری تین سورتوں کا درس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دیا اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی

مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان المبارک سے پُورے قرآن پاک کا جو خصوصی درس نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ہو رہا تھا وہ بتاریخ ۲۹ر رمضان المبارک (۲۳ر اگست ۱۹۷۹ء) اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گیا تھا۔ آخری تین سورتوں کا درس خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا۔ درس مکمل ہونے پر حضور نے رقت اور تضرع سے معمور لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں درس سے مستفیض ہونے والے ہزارہا مردوں اور خواتین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

امسال اس خصوصی درس میں جن علماء کرام نے حصہ لیا ان میں علی الترتیب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی، مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی، مکرم مولوی سید احمد علی صاحب، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور مکرم مولوی ملک مبارک احمد صاحب شامل تھے۔

۲۹ر رمضان المبارک کو بعد نماز عصر جب مکرم ملک مبارک احمد صاحب قرآن مجید کے آخری پارہ کا درس دے چکے تو سوا چھ بجے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر آخری تین سورتوں کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کی رُو سے آخری تین سورتوں کے حقائق و معارف پر روشنی ڈالی اور خدا تعالیٰ کے محتاج الیہ ہونے کو واضح کر کے اس سے دعائیں کرنے کی اہمیت کو بہت پُر معارف انداز میں ذہن نشین کرایا اور آخری دو سورتیں جن ہمہ گیر دعاؤں پر مشتمل ہیں علی الخصوص موجودہ زمانہ کے مفاسد دُور ہونے کے تعلق میں ان کی اہمیت و افادیت کو بہت پُر معارف اور مؤثر طریق پر مختصر لیکن بہت جامع انداز میں سمجھایا۔ حضور کا یہ رُوح پرور درس نماز مغرب سے کچھ دیر قبل تک جاری رہا۔

آخر میں حضور نے لمبی اجتماعی دعا کرائی جس میں حاضر الوقت ہزارہا احباب کو شامل ہونے کی سعادت ملی۔ احباب نے اسلام کی ترقی اور غلبہ کے علاوہ پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور استحکام کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دعاؤں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

دعائے نعم البدل

عزیزم برادرم مبارک احمد خان صاحب کاٹھگڑھی ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا بچہ بعمر ۱½ سال مورخہ ۲۴/۸/۷۹ بروز جمعہ بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر اچانک بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ نماز جنازہ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد قبر پر دعا چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے فاضل نے کرائی۔

بچہ بہت پیارا اور خوبرو تھا۔ سب خاندان کیلئے بہت صدمہ کا باعث ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ خاص طور پر والدین کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار عبدالسمیع خان سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ حال ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول عباس پور)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ مرکزی نقطہ ان تمام عبادات اور مجاہدہ کا یہ ہے کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو۔ اس کے لئے ثباتِ قدم کی اور رمضان کے بعد بھی کسی نہ کسی شکل میں اس مجاہدہ کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ رمضان میں ہمیں جو اسباق دیئے گئے ہیں اور جو روحانی ورزشیں کرائی گئی ہیں ان کا بعد میں بھی جاری رہنا ضروری ہے۔ ان کی شکل بدل جائے گی لیکن دل نہیں بدلے گا، نیت نہیں بدلے گی، وہ اسی طرح قائم رہے گی۔

اس ضمن میں حضور نے خدام الاحمدیہ کو دو باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اوّل تو وہ سارے سال ہی دعائیں کرتے رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ دوران سال وہ دعاؤں سے غافل ہو کر خدا کے دامن کو چھوڑ دیں۔ حضور نے فرمایا ہر خیر اُس سے مانگو اور خدا کرے کہ ہر خیر تم اس سے پاؤ۔ دوسرے حضور نے خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ یہ کبھی نہ بھولیں کہ وہ خادم ہیں۔ ان کا کام دوسروں کی خدمت کرنا ہے اور اس کام کے بہت سے پہلو ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ کسی ایک پہلو کو بھی نظر انداز نہ کریں اور یہ عزم کر لیں کہ وہ کسی کو دُکھ میں دیکھ کر اسے دُکھ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس ضمن میں حضور نے خدمت کے مختلف پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی اور وقارِ عمل پر خاص زور دیا۔

انصار کو حضور نے ان کے فرائض یاد دلاتے ہوئے فرمایا تمہارا کام آئندہ نسلوں کی تربیت ہے۔ اس فرض کی کما حقہٗ ادائیگی کے لئے تم دعاؤں سے بھی کام لو اور خدا تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگو کہ اے خدا تو ہماری ذریت کو اپنا بندہ بنا اور ان کے دلوں میں اپنا پیار پیدا کر۔ جس طرح خدام کے لئے خدمت اور دعا دونوں پہلو بہ پہلو ایک ساتھ آگے بڑھتے ہیں، اسی طرح انصار کے لئے نئی نسلوں کی تربیت اور دعاؤں کا التزام دونوں پہلو بہ پہلو ایک ساتھ آگے بڑھنے چاہئیں۔

افراد جماعت احمدیہ ہونے کی حیثیت سے احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا تمہارا کام اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو اور دوسروں کے سامنے اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرو اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس کی توفیق چاہو۔

آخر میں حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خدام، انصار اور جماعت کو اپنی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور انہیں کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور غلبہ اسلام کی جو بشارتیں اس نے دی ہیں وہ ہماری زندگیوں میں بھی اور آنے والی نسلوں کی زندگیوں میں بھی پوری ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اساتذہ کرام و طلبہ جامعہ احمدیہ

۱۔ موسمی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ اپنے نئے سال کی تدریس کا آغاز کرنے کے لئے مورخہ یکم تبوک (یکم ستمبر) سے باقاعدہ لگ رہا ہے۔ طلبہ کی حاضری صبح ۶-۵۰ پر ہو گی اور ۰۰-۷ بجے تدریس شروع ہو جائے گی۔ تمام طلبہ وقت پر جامعہ میں حاضر ہو جاویں۔

۲۔ اس سے قبل نئے داخل ہونے والے طلبہ کے داخلے ہوں گے۔ جملہ اساتذہ کرام مورخہ ۲۸ر ظہور (اگست) صبح ۹ بجے جامعہ میں انٹرویو بورڈ کی کارروائی کیلئے تشریف لے آویں اور نئے داخل ہونے والے طلبہ بھی وکالتِ دیوان کے انٹرویو کے بعد جامعہ احمدیہ کے دفتر میں پہنچ کر فارم داخلہ دفتر میں جمع کروا دیں۔

۳۔ جن طلبہ کے سالانہ امتحان میں کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ ہے ان کے کمپارٹمنٹ کے امتحان ۲۷ر اگست سے شروع ہو رہے ہیں۔ ایسے طلبہ کو ذاتی خطوط کے ذریعہ اطلاع دے دی گئی ہے اور اخبار میں بھی اعلان ہو چکا ہے۔ ایسے طلبہ بھی جلد از جلد ربوہ پہنچ کر دفتر میں رپورٹ کریں۔

نوٹ:۔ درجہ ثالثہ کے طلبہ کے ترجمۃ القرآن کے پرچے بھی ۲۷/۸/۷۹ سے شروع ہیں۔ تمام طلبہ وقت پر پہنچ جاویں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴